پیدایش میں میاں بیوی کی ذمّہ داریاں

پس آج سب سے پہلے، پیدایش کے ابتدائی تین ابواب کی روشنی میں ہم مختصراً میاں اور بیوی کی باہمی ذمّہ داریوں کو دیکھیں گے۔ یہ ہماری تقریر کا خلاصہ ہو گا۔

بعد ازاں ہم شریعت کی باقی کتب—یعنی توریت کی پانچ کتب: پیدایش، خروج، احبار، گنتی اور استثنا—اور پھر عہدِ عتیق کی تاریخی اور نبوی کتب میں دیکھیں گے کہ شادی اور خاندان کے متعلق کیا تعلیم دی گئی ہے۔

زوال کے بعد خدا کے منصوبہ کا بگاڑ

جب خدا نے شادی اور خاندان کو قائم کیا تو اُس کی مرضی یہ تھی کہ یہ کامل رشتہ ہو۔ لیکن گناہ کے بعد اُس کامل منصوبہ میں بگاڑ آگیا۔ اور یہ چھ بڑی خرابیوں کی صورت میں ظاہر ہوا:

1. کثرتِ ازدواج — خدا نے ایک مرد اور ایک عورت کو بنایا، لیکن آدمیوں نے اپنے لئے بہت سی بیویاں لے لیں۔
2. طلاق — خدا کی مرضی یہ تھی کہ وہ دونوں ایک جسم ہوں، لیکن طلاق اور جدائی آگئی۔
3. زنا — خدا نے میاں بیوی کے درمیان وفاداری مقرر کی تھی، لیکن بدکاری اور زنا نے اُس عہد کو ناپاک کر دیا۔
4. ہم جنس پرستی — خدا نے نر اور مادہ کو بنایا تاکہ وہ نکاح میں شامل ہوں، لیکن مرد مرد کے ساتھ اور عورت عورت کے ساتھ رہنے لگیں۔
5. بے اولادی — حالانکہ خدا نے فرمایا، "پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو"، لیکن بے اولادی بہتوں کے لئے بوجھ اور دُکھ بن گئی۔
6. جنسوں کے کردار کا میل جول — خدا نے جو امتیاز اور ذمہ داریاں مرد اور عورت کے لئے رکھی تھیں، وہ غلط ملط ہو گئیں۔

یہ سب خرابیاں زوال کے بعد عہدِ عتیق میں دکھائی دیتی ہیں۔ اور یہ بگاڑ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ایک مُنجی کی ضرورت ہے، جو شادی میں نجات اور بحالی لے کر آئے۔ یہ اُمید نئے عہد نامہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

زوال سے پہلے میاں بیوی کی ذمّہ داریاں

ان خرابیوں کو تفصیل سے دیکھنے سے پہلے آؤ ہم زوال سے پہلے کی حالت میں میاں بیوی کی ذمّہ داریوں پر نظر ڈالیں، جیسی کہ خدا نے مقرر کیں۔

کوئی براہِ راست فہرست نہیں، مگر واضح تعلیم ہے

اگرچہ کتابِ مُقدس میں کوئی فہرست نہیں دی گئی، جیسے کہ کسی ملازمت کی تفصیل، تاہم پیدایش کے ابتدائی تین ابواب کی روشنی میں ہم چند ذمہ داریاں دیکھتے ہیں جو خدا نے عطا کیں۔

شوہر کی ذمّہ داریاں

مرد کی ذمہ داری کے بارے میں تین بڑی باتیں ملتی ہیں:

1. بیوی سے محبت اور عزت کرنا

اُسے چاہئے کہ وہ اپنی بیوی سے لپٹا رہے، اُس سے محبت کرے اور اُس کے ساتھ عزت اور وقار کے ساتھ پیش آئے۔
اس سبب سے مرد اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا، اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے "(پیدایش 2:24)۔

2. قیادت اور سربراہی کا بوجھ اُٹھانا

شوہر کو شادی میں سربراہی دی گئی ہے۔ آدم پہلے بنایا گیا؛ باغ کی نگہبانی کا حکم اُسے دیا گیا؛ اُس نے مخلوقات کے نام رکھے؛ شجر کے بارے میں فرمان اُسی کو دیا گیا؛ اُس نے عورت کا نام رکھا؛ اور جب وہ دونوں گناہ میں گرے تو خدا نے آدم کو پکارا، "تو کہاں ہے؟" پس خدا نے اُسے جواب دہ ٹھہرایا۔
سربراہی ظلم نہیں، بلکہ محبت بھری ذمہ داری ہے—محافظت کرنا،

وسائل مہیا کرنا اور فروتنی اور خیال داری کے ساتھ قیادت کرنا۔

3. خاندان کی ضروریات کو پورا کرنا

شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو کھانا، کپڑا اور ازدواجی حق دے۔
اگر وہ دوسری عورت کو نکاح میں لے تو اُس کا کھانا، اُس کا کپڑا اور اُس کا ازدواجی حق کم نہ کرے "(خروج 21:10)۔"
اگرچہ سخت دلی کے باعث ایک زمانہ تک کثرتِ ازدواج کی اجازت رہی، تاہم یہ اصول قائم رہا کہ شوہر کو گھر کی ضروریات مہیا کرنی ہیں۔

شوہر کے کردار کا مقصد

یہ تین ذمہ داریاں کیوں دی گئیں؟ تاکہ بیوی شادی میں سکون، تحفظ اور پائیداری پائے۔ پس محبت، سربراہی اور خدمت کے ذریعے شوہر اپنے گھر کو امن، اور سلامتی بخشتا ہے۔

بیوی کی ذمّہ داریاں

اسی طرح بیوی کے لئے بھی ذمہ داریاں جلّ اکی طرف سے مقرر کی گئی ہیں۔

1۔ اولاد پیدا کرنا اور نسل کو جاری رکھنا

عورت کو اولاد پیدا کرنے کی برکت دی گئی، تاکہ وہ بیٹے اور بیٹیاں پیدا کرے اور اپنے شوہر کا نام اور خاندان کی نسل کو جاری رکھے۔ قدیم زمانہ میں بیٹوں کی پیدائش بڑی نعمت سمجھی جاتی تھی، کیونکہ وہ کھیتوں میں کام کرتے اور خاندان کا نام آگے بڑھاتے۔ لیکن بے اولادی کو ننگ اور رسوائی شمار کیا جاتا تھا۔
پس راخل نے یعقوب سے کہا: "مجھے اولاد دے ورنہ میں مر جاؤں گی" (پیدائش 30:1)۔ اور جب اُس نے بیٹا جنا تو کہا: "جلّ ا نے میری ننگ اُتار دی" (پیدائش 30:23)۔

2۔ گھر کی دیکھ بھال اور انتظام کرنا

بیوی کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ گھر کی تدبیر کرے، بچوں کی پرورش کرے اور اپنے شوہر کے لئے مددگار ہو۔
ابتدا ہی سے اُس کا نام رکھا گیا، "اُس کے لئے ایک مددگار جو اُس کے لائق ہو" (پیدائش 2:18)۔

بیوی کی ذمہ داری کہ گھر کی تدبیر کرے

یہ حکم عورت کو دیا گیا کہ وہ گھر کے انتظام کو سنبھالے۔ سادہ الفاظ میں، جلّ انے یہ ذمہ داری بیوی پر ڈالی۔
قدیم اسرائیل کی تحریروں میں بھی ہمیں ملتا ہے کہ اُس وقت گھر کے انتظام کا کیا مطلب تھا — کھانا پکانا، کپڑے سلنا، پچھواڑے کے چھوٹے باغ کی دیکھ بھال کرنا اور فصل کے وقت کھیت کی کٹائی میں ہاتھ بٹانا۔

گھریلو ذمّہ داریوں میں لچک

لیکن ہمارے زمانے میں، خاص طور پر شہروں میں بلکہ دیہات میں بھی، ہمیں سمجھنا چاہئے کہ میاں بیوی کے درمیان گھریلو کاموں کی تقسیم سخت اور غیر لچکدار نہیں۔ بلکہ یہ ایک نمونہ ہے جو کلام میں نظر آتا ہے، مگر باہمی اتفاق سے اُس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

چنانچہ اگر آج کے کثرتِ خرچ کے زمانہ میں بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ محنت کرتی ہیں تو اگر دونوں کل وقتی محنت کریں، یہ انصاف نہیں کہ شوہر اپنی بیوی سے توقع کرے کہ وہ اکیلی کھانا پکائے، برتن دھوئے اور بچوں کی نگہداشت کرے۔ ایسے میں شوہر کو بھی ہاتھ بٹانا چاہئے۔

عہدِ عتیق کی مثالیں

حتیٰ کہ عہدِ عتیق میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مرد گھریلو کاموں میں شریک ہوتے تھے:

- پیدائش 18:1–8 — ابرہام نے خود بچھڑا تیار کیا، جلدی پکایا اور مکھن، دودھ اور گوشت مہمانوں کے آگے رکھا۔
- پیدائش 19:3 — لوط نے دو فرشتوں کو اپنے گھر لایا، اُن کے لئے ضیافت تیار کی، فطیر روٹی پکائی اور وہ کھا گئے۔ حالانکہ اُس کی بیٹیاں گھر میں تھیں، مگر لکھا ہے کہ اُس نے اُن کے لئے ضیافت تیار کی۔
- پیدائش 27:30–31 — عیسو شکار سے واپس آیا، لذیذ کھانا تیار کیا اور اپنے باپ کے پاس لے آیا۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ مرد بھی کھانا تیار کرتے اور گھر کے اندر خدمت کرتے تھے۔

لہٰذا اگر کسی شخص کی بیوی بیمار ہو یا اپنے کام سے تھکی ہو تو شوہر کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ "یہ صرف تیرا کام ہے"، بلکہ اُسے سہارا دینا اور بوجھ اُٹھانا چاہئے۔ کیونکہ شادی ایک شراکت ہے۔

شوہر کی حمایت کی ذمّہ داری

شوہر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اُس کی بیوی اپنے کام سے واپس آ کر تھکی ہوئی ہو تو اُسے فوراً کھانا تیار کرنے پر مجبور نہ کرے، بلکہ محبت سے اُس کی مدد کرے۔ پس ذمّہ داریاں سخت قوانین کی طرح نہیں بلکہ باہمی محبت اور سمجھ بوجھ سے طے ہونی چاہئیں۔

بیوی کی رفاقت کی ذمّہ داری

تیسری ذمہ داری جو عہدِ عتیق میں بیوی کے لئے نظر آتی ہے یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کے لئے رفیق بنے۔
اور خداوند نے کہا، آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں؛ میں اُس کے لئے ایک مدد گار بناؤں گا جو اُس کے لائق ہو"(پیدائش 2:18)۔

پس شادی میں دوستی، قربت، محبت اور رفاقت ہونی چاہئے—نہ صرف جسمانی ملاپ بلکہ باہمی حوصلہ افزائی، قدر دانی، تسلی اور خوشی و غم میں ساتھ کھڑا ہونا۔

شادی میں خدا کی گواہی

تو بھی تم یہ کہتے ہو کہ کس سبب سے؟ اِس سبب سے کہ خداوند تیرے اور تیری جوانی کی بیوی کے درمیان گواہ رہا ہے جس" کے ساتھ تُو نے دغا کی، حالانکہ وہ تیری رفیق اور تیری عہد کی بیوی ہے"(ملاکی 2:14)۔

یہاں اُسے رفیق، رازدار اور عہد کی بیوی کہا گیا ہے۔ وہی ہے جو تیرے بھیدوں کی امین اور تیرے عہد کی شریک ہے۔

رفاقت کی محنت

اے عزیزو، شادی میں رفاقت محنت مانگتی ہے—صبر، وقت گزارنا اور قربانی دینا۔ جب بچے پیدا ہو جاتے ہیں تو اکثر ماں باپ کی ساری توجہ اُن پر مرکوز ہو جاتی ہے، لیکن میاں بیوی کو چاہئے کہ پھر بھی ایک دوسرے کے لئے وقت نکالیں۔ ساتھ سیر کو جائیں، بات چیت کریں، اور وقت بانٹیں۔ یہ دولت نہیں بلکہ وقت ہے جو رشتہ کو مضبوط کرتا ہے۔

غزل الغزلات کی شہادت

غزل الغزلات میں میاں بیوی کی محبت اور رفاقت کے بارے میں بہت کہا گیا ہے:

- "میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کی ہوں"(غزل الغزلات 2:16)۔
- "میں اپنے محبوب کی ہوں اور میرا محبوب میرا ہے"(غزل الغزلات 6:3)۔
- "میں اپنے محبوب کی ہوں اور اُس کی خواہش مجھ پر ہے"(غزل الغزلات 7:10)۔

یوں کتابِ مُقدس گواہی دیتی ہے کہ بیوی کو اپنے شوہر کی رفیق، محبوبہ اور دوست ہونا چاہئے اور شوہر کو اپنی بیوی سے محبت میں چمٹے رہنا چاہئے۔

بیوی کی تین بڑی ذمہ داری

پس عہدِ عتیق سے ہم دیکھتے ہیں کہ بیوی کی تین بڑی ذمہ داریاں یہ ہیں:

1۔ اولاد پیدا کرنا اور نسل کو جاری رکھنا۔

2۔ گھر کی تدبیر کرنا۔

3۔ شوہر کے لئے رفاقت مہیا کرنا۔

زوال کے بعد ﷻ ا کے کامل معیار کی خلاف ورزی

لیکن جب گناہ آیا تو ﷻ ا کے کامل معیار ٹوٹ گئے۔

اس سبب سے مرد اپنے باپ اور اپنی ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا: اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے "(پیدائش 2:24)۔

یہ آیت تین باتیں سکھاتی ہے:

1. یک زوجگی —ایک مرد، ایک عورت۔ لیکن اسرائیل کی تاریخ میں کثرتِ ازدواج آگئی۔
2. وفاداری —وفاداری سے ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے رہنا۔ لیکن تاریخ میں طلاق اور زنا ظاہر ہوا۔
3. ایک جسم ہونا —جنسی ملاپ، اولاد پیدا کرنا اور باہمی سہارا دینا۔ لیکن زوال کے بعد ہم جنس پرستی، بے اولادی اور کرداروں کا اختلاط آگیا۔

پس پائیداری کی جگہ طلاق، وفاداری کی جگہ زنا، غیرت کی جگہ ہم جنس پرستی، ثمر بخشی کی جگہ بے اولادی اور تکمیلی کردار کی جگہ امتیاز کا خاتمہ ہوا۔

چھ بڑی خرابیاں

یوں چھ بڑے بگاڑ زوال کے بعد ظاہر ہوئے:

1۔ کثرتِ ازدواج

2۔ طلاق

3۔ زنا

4۔ ہم جنس پرستی

5۔ بے اولادی

6۔ جنسوں کے کردار کا میل جول